© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

قیامت کی آمد ___ ایک حدیث کی وضاحت

سوال : ایک حدیث کا مفہوم سمجھنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ براہِ کرم اس کی وضاحت فرمادیں: اِنْ یَعِشْ ھٰذَا لَا یُدْرِکْہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْکُمْ سَاعَتُکُمْ ''اگر یہ شخص زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے تم پر تمھاری قیامت برپا ہوجائے گی''۔

جواب: بخاری اور مسلم میں یہ حدیث ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدّو حاضر ہوتے تھے اور وہ آپؐ سے سوال کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپؐ ان میں سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے: ''اگر یہ شخص زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے تم پر تمھاری قیامت برپا ہوجائے گی''۔(بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت ۶۵۱۱، مسلم:۲۹۵۲)

قیامت کب آئے گی؟ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اس نے یہ علم اپنے کسی بندے، حتی کہ مقرب فرشتوں اور پیغمبروں کو بھی نہیں بخشا ہے۔ اس لیے دانش مندی کا تقاضا ہے کہ ہر شخص یہ فکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو زندگی عطا کی ہے اور جو مہلت عمل دی ہے، اس میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما لے۔ موت آتے ہی اعمال کا رجسٹر بند ہوجائے گا۔ اس وقت تک اس نے اچھے یا بُرے جو اعمال کیے ہوں گے ان کے مطابق اسے جزا یا سزا دی جائے گی۔ اسی بات کو بعض احادیث میں اس انداز سے کہا گیا ہے کہ ہر شخص کی موت ہوتے ہی اس کی قیامت برپا ہوجاتی ہے۔

اس روایت کی سند میں بعض کمزور راوی ہیں۔ اس لیے سند کے اعتبار سے محدثین نے اسے ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے، لیکن معنیٰ کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔ اس کا ثبوت حضرت عائشہؓ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے مروی یہ حدیث ہے جس کی تشریح چاہی گئی ہے۔ اس مضمون کی متعدد احادیث امام مسلمؒ نے روایت کی ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ اس مجلس میں انصار کا ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: اس بچے کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت آجائے گی'' (۲۹۵۳)۔ دوسری روایت میں حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ بچہ ازدشنوءہ قبیلے (یمن) سے تعلّق رکھتا تھا اور میرا ہم عمر تھا۔ (اس وقت حضرت انسؓ کی عمر ۱۶، ۱۷سال تھی) (۲۹۵۳)۔ ایک اور روایت میں اس بچے کو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا غلام بتایا گیا ہے (۲۹۵۳)۔ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں قاضی عیاض کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ تمام روایات پہلی روایت کے معنیٰ میں ہیں۔ اس میں ساعۃ (قیامت) سے مراد موت ہے۔ (شرح مسلم للنووی، دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۹۹۵ء، ج۹، جز۱۸، ص ۷۱)

ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے: ''(قیامتِ) صغریٰ سے مراد انسان کی موت ہے۔ گویا ہر انسان کی قیامت اس کی موت سے شروع ہوجاتی ہے (فتح الباری بشرح صحیح البخاری)۔ انھوں نے شارحِ بخاری کرمانی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب حکیمانہ اسلوب پر دلالت کرتا ہے، یعنی قیامتِ کبریٰ کب آئے گی؟ یہ سوال نہ کرو، اس لیے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے، بلکہ یہ جاننے کی کوشش کرو کہ تمھارا زمانہ کب ختم ہوجائے گا۔ تمھارے لیے بہتر یہ ہے کہ نیک اعمال کرلو، اس سے پہلے کہ تمھارے لیے اس کی مہلت ختم ہوجائے، کیوں کہ کسی شخص کو نہیں معلوم کہ کون دوسروں سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہوجائے گا۔ (فتح الباری) (ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

بدلے کی شادی

س: میرا ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ میں نے لڑکی کا نکاح اپنے ایک دوست کے لڑکے سے کرنے کا ارادہ کیا۔ پہلے تو انھوں نے آمادگی ظاہر نہیں کی، لیکن پھر اس شرط پر تیار ہوگئے کہ ان کی لڑکی کا نکاح میں اپنے لڑکے سے کردوں۔ اس سلسلے میں مَیں نے اپنے بعض دوستوں سے مشورہ کیا تو ایک صاحب نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

© rasailojaraid.com